قسط ۹

مطالعۃ القرآن

از ۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز علوی ۔

سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات

اس سلسلہ میں حدیث مرفوع موجود ہے صحابہ و تابعین کے مختلف اقوال ہیں۔

(1)......... امام ابن ابی حاتمؒ اور نسائیؒ نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ سب سے آخر میں

واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ تم تو فی کل نفس ماکسبت وھم لایظلمون○

تو اس دن سے ڈرو جس میں تم سب کی پیشی اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوگی پھر ہر شخص کو اپنے اپنے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(2)......... حضرت ابن عباس اور حضرت عمر سے منقول ہے کہ سب سے آخر میں اترنے والی آیت' آیت ربا ہے۔ یعنی

یایھا الذین امنو اتقوا اللہ و ذروا مابقی من الربوا ان کنتم مومنیں (بقرا)

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور باقی ماندہ سود چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔

(3)......... حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت' آیت دین ہے۔ یعنی

یایھا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ الایہ (بقرا)

امام سیوطی یہ تینوں اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ میں کہتا ہوں جتنی روایات اوپر بیان کی گئی ہیں جن میں آیت ربا **"واتقوا یوما ترجعون فیہ الی**

اللہ" اور آیت دین کو سب سے آخر میں نازل ہونے والی قرار دیا گیا۔ ان میں کوئی تضاد یا منافات نہیں ہے' وجہ یہ ہے کہ مصحف میں جس ترتیب سے یہ آیات درج ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تینوں آیات کا نزول ایک ہی دفعہ ہوا ہے اور یہ سب ایک ہی واقعہ یا قصہ میں اتری ہیں۔ اس لئے راویوں میں سے ہر ایک نے ان آیات میں سے کسی نہ کسی کو آخر میں نازل ہونے والی قرار دیا ہے اور ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

لیکن علامہ زرقانیؒ لکھتے ہیں۔ مفہوم و معنی کا تقاضا یہ ہے کہ جس آیت میں آخرت کی تیاری کا حکم دیا ہے۔ اللہ کے حضور پیشی کا تذکرہ ہے اور پورے پورے بدلہ کو بیان کیا گیا' اس کو آخری وحی اور دین کا اختتام قرار دیا جائے۔ مزید برآں اس آیت کے بارے میں یہ صراحت موجود ہے کہ اس کے نزول کے بعد آپ ۲ راتیں زندہ رہے ہیں اور ۲ ربیع الاول کو وفات پائی۔ باقی دونوں آیات کے بارے میں اس قسم کی صراحت موجود نہیں ہے۔

(4)......... بخاری و مسلم میں حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ آخری آیت یہ ہے۔

یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالتہ الایتہ (نساء)

لیکن علماء نے اس کو مقید نزول پر محمول کیا ہے کہ مسئلہ وراثت سے متعلقہ آیات میں سے یہ آخری آیت ہے۔

(5)......... آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے۔

فاستجاب لھم ربھم انی لاضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی الایتہ (ال عمران)

لیکن اس قول کے لئے جس روایت سے استدلال کیا جاتا ہے اس میں

ہے حضرت ام سلمہ & بیان کرتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ مردوں کا تذکرہ فرماتا ہے۔ عورتوں کا تذکرہ نہیں فرماتا۔ اس وقت یہ آیت اتری **ولا تتمنوا مافضل اللہ بعضکم علی بعض الایتہ (نساء) اور یہ** یت **ان المسلمین و المسلمات (احزاب)** پھر آیت **فاستجاب لھم** اتری اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے خاص طور پر مردوں کے بارے میں آیات نازل ہوتی تھیں۔ عورتوں کے سلسلہ میں نازل ہونے والی آیات میں سے یہ آخری ہے مطلق آخری آیت نہیں ہے۔

(6)......... آخری آیت **"و من یقتل مومنا متعمدا الایتہ (نساء)"** ہے۔ لیکن ابن عباس کی جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے۔ اس میں ہے **ھی خر ما نزل و ما نسخھا شئی** یہ بعد میں نازل ہوئی اور کسی آیت نے اسے منسوخ نہیں کیا۔ ابن عباس کا مقصد یہ تھا کہ مومن کے قتل عمد کے بارے میں یہ آخری آیت ہے۔ یہ مقصد نہیں تھا کہ یہ سب سے آخری آیت ہے۔ اس لئے خود ابن عباس اس آیت کو آخری قرار نہیں دیتے۔

(7)......... سب سے آخر میں سورۃ مائدہ اتری۔ لیکن علماء نے اس کا یہ مطلب لیا ہے کہ حلال و حرام سے متعلقہ مسائل کے بارے میں یہ آخری سورۃ ہے اور اس کے احکام منسوخ نہیں ہوئے۔

(8)......... آخری آیت سورۃ براۃ کی آخری آیت **لقد جاء کم رسول من انفسکم الایہ** ہے۔ لیکن اس کا مقصد یہ ہے کہ سورۃ براۃ کی آخری آیت یہ ہے مطلقاً آخری مراد نہیں۔ بعض حضرات اس آیت کو مکہ میں نازل ہونے والی قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ساری سورۃ براۃ مدنی ہے۔

(9)......... سورۃ کہف کی آخری آیت **"فمن کان یر جو لقاء اللہ الایہ"** یہ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان کا قول ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں یہ قول الجھن میں ڈالنے والا ہے اور ممکن ہے حضرت معاویہ کا یہ مقصد ہو کہ اس آیت کے بعد کوئی اور ایسی آیت نہیں اتری جس سے اس کا حکم منسوخ ہوتا ہو۔ اس لئے اس کا حکم بدلا نہیں ہے بلکہ یہ ثابت اور برقرار رہا ہے۔

(10)......... آخر میں سورۃ **اذا جاء نصر اللہ والفتح** نازل ہوئی ہے۔ لیکن اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی وفات کی طرف اشارہ کرنے والی یہ آخری سورۃ ہے یا سورتوں کے اعتبار سے مکمل سورۃ آخر میں یہی نازل ہوئی۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ "**اخر سورۃ نزلت من القران جمیعا۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح**" کہ آخری سورۃ جو مکمل نازل ہوئی وہ **اذا جاء نصر اللہ** ہے۔ امام سیوطی نے مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد قاضی ابوبکر کی کتاب "**الانتصار**" سے نقل کیا ہے۔ کہ ان اقوال سے کوئی قول بھی نبی اکرم ﷺ تک نہیں پہنچتا۔ ہر شخص نے جو بات کہی ہے وہ اس کا اجتہاد اور ظن غالب ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک نے حضور اکرم ﷺ سے وفات کے دن یا حضور اکرم ﷺ کی بیماری سے پہلے۔ جو آخری آیت سنی اس کو آخری قرار دیا ہو۔ دوسرے نے کچھ اور سنا اس نے اس کو بیان کر دیا۔